اپریل ۲ ۲۰۲۰ء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

”تخریب کے پردے میں تعمیر کا ساماں ہوتا ہے“

آپ نے بھی شاید دیکھا ہوگا، میں چند روز سے برابر دیکھ رہی ہوں کہ میرے بگیا کے پھولوں کا رنگ کچھ زیادہ

نکھر آیا ہے

کلیاں بھی خوب لگیں ہیں اور پھولی پھولی گویا من ہی من مسکرا رہی ہیں۔ اور کھلنے کو بے تاب۔

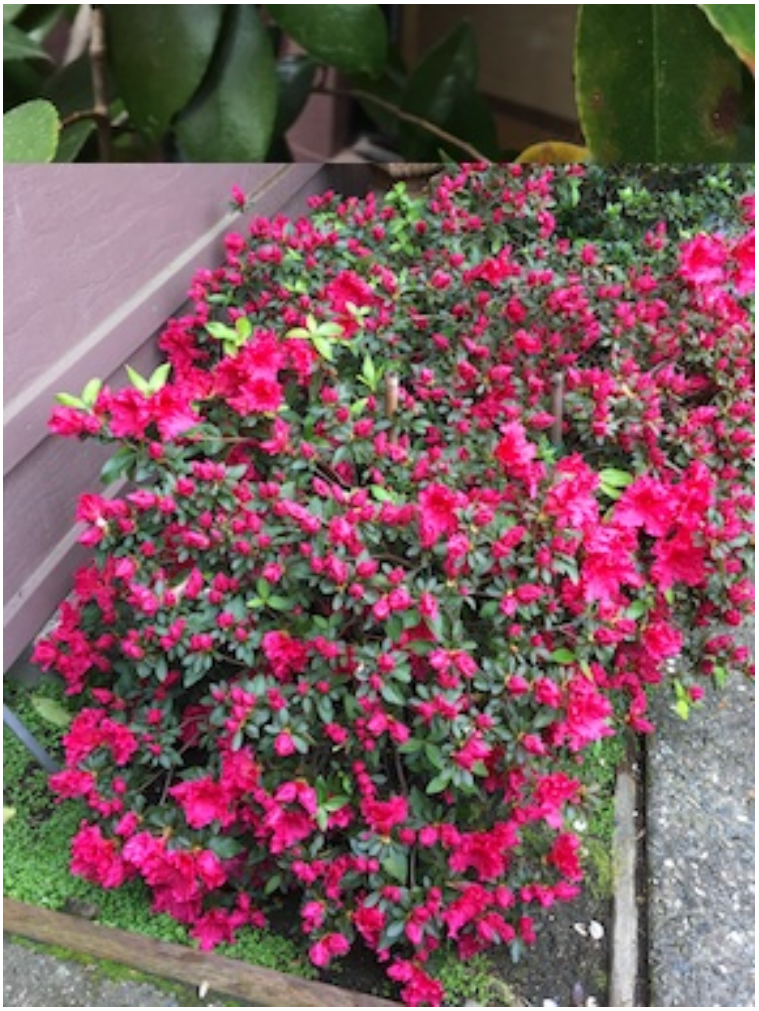

پتّوں کا رنگ بھی کچھ زیادہ ہی سبز اور چمک لیے ہوئے ہے۔ فضا بھی دُھلی دُھلی سی۔

کہیں ایسا تو نہیں، پھولوں نے ،کلیوں نے ، پتّوں نے، شاخوں نے، چرندنے، پرندنے، مُرغ و ماہی نے خالقِ کائنات کے حضور ایک عرضی بھیجی ہو، التجا کی ہو کہ ربّا! تیری اِس اَشرفُ المخلوقات سے تو ہم بہت تنگ آ گئے ہیں۔ تیرا یہ خاکی کچھ زیادہ ہی سر کش ہو گیا ہے زمین و آسمان سب جگہ حاوی ہو گیا ہے۔ سمندر کے سینے پر بڑے بڑے جہاز اس تیز رفتار سے لے جاتا ہے کہ سمندر کی تہہ میں بھی مچھلیاں خوفزدہ ہو جاتی ہیں۔ کبھی کچھ گندگی ڈال جاتا ہے، کبھی کچھ۔ زمین و آسماں میں دھواں اِس قدر پھیلاتا ہے کہ بعض وقت سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے۔ کچھ روز کے لیے ہی سہی اسے کسی طرح سے مقیّد کر کہ ہم ذرا آزاد ہوں، تازہ ہوا میں سانس لیں، کچھ موج مزہ ہم بھی تو کریں آخر ہم بھی تو تیری کائنات کا حصّہ ہیں۔

لگتا ہے اِان کی عرضی قبول کر لی گئی۔ ایک چھوٹے سے وائرس (virus) کے ذریعہ انسان مقیّد کر دیا گیا۔ دنیا دیکھ

رہی ہے کہاں کہاں سے مرغ وماہی نکل نکل کر آرہے ہیں۔ دریا میں، سمندر میں بے خوف وخطر اُچھل کود کر رہے ہیں۔ چرند پرند گوشۂ تنہائی سے نکل، اپنی اپنی پرواز آزمارہے ہیں جس جگہ کبھی گزر نہیں ہوا تھا اُس مقام پر پہنچ رہے ہیں۔ اللہ اللہ سبحان اللہ۔

انسان کے لیے غور وفکر کا مقام ہے۔ اب ہمیں اپنا اور کائنات کا رشتہ سمجھنا ہوگا اُس رشتے کی قدر کرنی ہوگی اور اُس میں اپنا صحیح مقام متعیّن کرنا ہوگا۔ اور انشااللہ ہم یہ کر سکینگے۔ انسان آخر انسان ہے۔ کائنات کے ماتھے کا سندور اُس کے سینے کا راز جیسا کہ ہمارے شاعر نے کہا ہے

تو نے یہ کیا غضب کیا مجھ کو بھی فاش کردیا

میں ہی تو ایک راز تھا سینہء کائنات میں علاّمہ اقبالؔ

پروردگار نے انسان کو عقل کے نور سے نوازہ ہے۔ صحیح راستہ دیکھ ہی لے گا۔ حالات دل شکن ضرور ہیں مگر مایوس کُن نہیں۔ انسان یہ بھی سمجھتا ہے کہ "تخریب کے پردے میں تعمیر کا ساماں ہوتا ہے"۔ مولانا ابو الکلام آزادؔ نے 'ترجمانُ القران' کی پہلی جلد میں " کائنات کی تخریب بھی تعمیر کے لیے ہے" اِس عنوان کے تحت لکھتے ہیں

" البتّہ یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ دنیا عالمِ کون وفساد ہے۔ یہاں ہر بننے کے ساتھ بگڑنا ہے اور سمٹنے کے ساتھ بکھرنا۔ لیکن جس طرح ایک سنگ تراش کا توڑنا پھوڑنا بھی اِس لیے ہوتا ہے کہ خوبی و دل آویزی کا ایک پیکر تیّار کردے اِسی طرح کائناتِ عالم کا تمام بگاڑ بھی اِس لیے ہے کہ بناؤ اور خوبی کا فیضان ظہور میں آئے۔"

انشااللہ ایسا ہی ہوگا اِس وبا covid 19 کے بعد بناؤ اور خوبی کا فیضان ظہور میں آئیگا۔ لیکن اُس کے لیے بہت ممکن ہے کہ ہمیں اپنے جینے کے، رہن سہن کے طور طریقے بدلنے ہونگے۔ اُس سے بھی ضروری یہ ہے کہ اپنا رویہ بدلنا ہوگا۔ انسان کو انسان سمجھنا ہوگا۔ مذہب، رنگ ونسل قوم ووطن کے تفرقے مٹانے ہونگے اُن سے اوپر اُٹھنا ہوگا۔ پہلے بھی ہم جانتے ہی تھے کہ انسان سب برابر ہیں مگر اب اِس چھوٹے سے وائرس نے علیٰ الاعلان بتادیا، اب کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں رہی کہ یہاں نہ کوئی راجا ہے نہ رنک، نہ کوئی بڑا ہے نہ چھوٹا نہ کوئی super power ہے نہ کوئی اور طاقت۔ سب برابر ہیں بہتر ہے کہ اب ہم اس پر عمل کرنا شروع کردیں۔ نفرت کی دیواریں کھڑی نہ کریں بلکہ محبت کی پینگیں بڑھائیں۔ ظلم سے ہاتھ کھینچ لیں۔ دوستی اور صلح کا ہاتھ بڑھائیں۔

اس تصور ہی سے کہ " انسان سب برابر ہیں" دل کو کس قدر مسرّت حاصل ہوتی ہے۔ پروردگار ہم سب کو نیک توفیق عطا کرے۔ خاص طور سے سیاسی لیڈروں اور مذہبی رہنماؤں کو۔ ویسے تجربہ یہ کہتا ہے کہ اِن سے زیادہ امیدیں وابستہ نہیں رکھنی چاہیں۔ بلکہ عوام خود منزل کی طرف قدم بڑھائیں۔

انسانیت کا پرچم لہرائیں۔ مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔ امید کا دامن تھامے رہیے۔

"امید ہی پہ قائم ہے دنیا ہے جس کا نام" برج نارائن چکبست

اجازت دیجیے

خدا حافظ

حمیدہ بانو